ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — نمبر (۱۲)

قیمت از معاونین ... لوکل خریداروں سے عہ

قیمت از غربا و طلبا وغیرہ للعہ ... گورنمنٹ عنہ

۶ - صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ - مارچ ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گرائی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر — قیمت سالانہ عہ — افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام او — بادہ عرفان ما از جام او

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکران مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ...... عنہ ۳۰

معاونین درجہ اول جنکو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ...... صہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۸ عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ...... للعہ

عام قیمت پیشگی ...... عے

عام قیمت مابعد ...... للعہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکہکر دریافت کرنا چاہئیے۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتہہ مین ہاتہہ دیکر آپ فرماتے جاتے مین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ - ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتہہ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

نمبر ۱۲ | مورخہ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

کنواریوں کا فتنہ ملک امریکہ کے شہر دیک فیلڈ کی کنواری لڑکیوں نے اس بات سے تنگ آکر کہ ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور مرد اُن سے نکاح نہیں کرتے وہاں کی گورنمنٹ میں یہ درخواست کی ہے۔ کہ جو مرد مجرد رہتے ہیں۔ ان پر گورنمنٹ ٹیکس لگائے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ۲۵ سال سے کم عمر کے مجرد پر سولہ روپیہ سالانہ اور پچیس ۲۵ سے زائد عمر پر بہتر روپے سالانہ ٹیکس لگایا جاوے اور جو چالیس کے بعد مجرد رہے اس کو کلورافارم پلایا جاوے۔

کیا عورتوں کی اس قسم کی شوخیاں قرب قیامت کی نشانیوں میں درج نہیں ہیں؟

عیسائیوں کے نزدیک دہریت کے کیا معنے ہیں؟ یورپ امریکہ میں جب کبھی کوئی دانا آدمی موجودہ انجیل کی کسی نامعقول بات پر اور موجودہ عیسائیوں کے غلط عقائد پر اعتراض کرتا ہے تو پادری لوگ فوراً شور مچا دیتے ہیں کہ بس فلاں شخص لامذہب ہو گیا دہریہ ہو گیا۔ بے دین ہو گیا۔ وہ خدا کو بھی نہیں مانتا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے موقعہ پر ہمیشہ لفظ خدا سے عیسائی پادریوں کی مراد یسوع مسیح ہوتا ہے نہ کہ وہ قادر توانا رحیم کریم خدا جو نہ بیٹا رکھتا نہ باپ اور نہ کسی کا محتاج ہے اور رحم بلا مبادلہ کرتا ہے۔ ایسے ہی مشہور دہریوں میں سے ایک صاحب طامس پین نامی گزرے ہیں جنہوں نے عیسویت کی خوب خبر لی ہے پادریوں نے اس کو بہت دکھ بھی دئیے تھے مگر اس نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ امریکہ میں طامس پین کی یادگار میں اس کے جنم کے دن ایک جلسہ ہوا کرتا ہے اس سال جو جلسہ ہوا تھا اس میں امریکہ کے نومسلم محمد ویب بھی شامل ہوئے تھے اور انہوں نے ایک مفصل تقریر میں پین کی کتابوں کے حوالجات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پین ایک موحد آدمی تھا وہ دہریہ نہ تھا صرف عیسائیوں کے ناجائز عقائد کفارہ اور تثلیث کا سخت دشمن تھا اور اگر اس کو اسلام کے صحیح حالات معلوم ہوتے۔ تو ضرور وہ اسلام میں داخل ہو جاتا۔ طامس پین کے بعض اقوال مفصلہ ذیل ہیں:۔

میں ایک خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایک سے زیادہ خدا (تثلیث) کو میں نہیں مان سکتا۔

اور میں آخرت پر یقین رکھتا ہوں کہ مرنے کے بعد بدلہ ملتا ہے۔

چھ سو ۶۰۰ آدمی عیسائیت سے بیزار شہر سراکیوز علاقہ نیویارک کے گرجہ ڈان فورتھ کا نگری گیشنل چرچ کے ممبروں نے بمعہ اپنے پادری صاحب کے جن کی تعداد ۶۰۰ کے قریب ہے ایک جلسہ میں اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ ہمارا معبد آئندہ کسی فرقہ عیسویت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ صرف ایک اخلاقی معبد خانہ ہو گا۔

دجال خود بخود پگھل رہا ہے

پادری صاحب کا اندرونہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے اخبار انڈی پنڈنٹ میں ایک پادری صاحب نے اپنی ایک چٹھی چھپوائی ہے جس میں انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ میں ایک گرجے کا پادری ہوں۔ نماز پڑھاتا ہوں۔ انجیل کا وعظ کرتا ہوں عیسائیت کی منادی کرتا ہوں مگر مدت سے میرے مطالعہ کا یہ نتیجہ ہے کہ میں اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ یسوع بن باپ تھا یا کہ وہ مُردوں سے اُٹھ کر آسمان پر چلا گیا۔ آسمان پر جانے کا قصہ لغو اور بیہودہ ہے یسوع ہماری طرح ایک انسان تھا معلوم نہیں کتنے ہی پادریوں کا اندر سے یہ حال ہو گا۔

جزائر برطانیہ میں پلیگ اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ جزائر برطانیہ میں سپانڈ پلیگ بڑھتی جاتی ہے جس سے خطرہ بڑھتا جاتا ہے یہ ایک قسم کا بخار ہے جس سے تین چار روز میں بیمار مر جاتا ہے۔ اب تک ۲۵ موتیں ہو چکی ہیں۔

درخواست جنازہ۔ فیاض الدین صاحب انسپکٹر خوردہ اپنے مرحوم باپ حفیظ الدین صاحب کیواسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک عظیم الشان نشان

ڈوئی حسرت اور دکھ کیساتھ مر گیا ہمارے ناظرین ڈوئی کے حالات سے بخوبی واقف ہیں وہ عیسائی تھا اور مدعی نبوت تھا سنہ ۱۹۰۱ء میں اس نے نبی ہونے کا دعوے کیا تھا۔ اپنے آپ کو الیاس اور مسیح کا پیش خیمہ کہتا تھا۔ مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس نے ایک دفعہ اپنے لیکچر میں کہا تھا کہ میں مکہ پر حملہ کروں گا اور تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر غیرت کھا کر اس کو مباہلہ کے واسطے اپنے بالمقابل بلایا تھا کہ تو تمام مسلمانوں کے پیچھے مت پڑ۔ صرف میرے ساتھ مباہلہ کرلے اور لکھا تھا کہ میرے دیکھتے دیکھتے خدا تجھے حسرت اور دکھ کے ساتھ ہلاک کریگا اس کا چندروزہ عروج اتنا بڑا ہوا تھا کہ ویب صاحب نے مجھے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ وہ شاہزادوں کی طرح رہتا ہے اس نے اپنے واسطے جدا ایک شہر بنایا تھا جس کی آبادی کئی ہزار تک پہنچ چکی تھی اور اپنے واسطے کئی کئی لاکھ روپے کے خرچ سے بڑے بڑے شاندار محل طیار کرائے تھے اور بڑے بڑے کارخانے کھولے لیکن اس مباہلہ کے بعد اس کی ذلت شروع ہوئی اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا۔ پھر اس کے مرید اس سے برگشتہ ہو گئے اور انہوں نے اس کو نبوت سے معزول کیا اور شہر کی افسری سے موقوف کر دیا۔ پھر اس پر فالج گرا غرض ہر طرح کی مالی اور جانی اور عزت کی مصائب اٹھا کر آخر نہایت حسرت اور دکھ کے ساتھ حضرت امام مہدی کے سامنے پیش گوئی کے مطابق ہلاک ہو گیا ہے اس کے مرنے کی خبر رائٹر کے تار میں لنڈن سے آئی ہے اور لاہور کے اخبار میں سول ملٹری گزٹ میں چھپی ہے۔ عنقریب اس کے متعلق حضرت اقدس کی طرف سے ایک جداگانہ اشتہار شائع ہو گا اور انشاء اللہ اخبار میں درج ہو گا اس کے متعلق مباہلہ کے جو اشتہار تھے وہ امریکہ کے اخبارات میں بکثرت شائع ہوئے تھے جن کے فائل یہاں موجود ہیں اس واسطے یہ نشان امریکہ کے واسطے ایک خاص نشان ہے لیکن چونکہ اس کے مرید یورپ ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی تھے اس واسطے ان سب کو اس مباہلہ کی خبر ہے۔ میں نے خود وہ اشتہارات اور اپنی چٹھیاں اس کے متعلق علاوہ امریکہ کے انگلینڈ۔ آئرلینڈ۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ اٹلی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ قدرت کے دروازے کھلے ہین

۲۔ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا

۳۔ تیری عاجزانہ راہین اس کو پسند آئین۔

۴۔ اِنّی انرتک واثرتک۔

ترجمہ۔ مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

۵۔ جو دعائین آج قبول ہوئین ان مین قوت اور شوکت اسلام بھی ہے

۶۔ تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا۔

۷۔ کل لک ولامرک

ترجمہ۔ سب تیرے لئے اور تیرے حکم کیلئے ہی۔

۸۔ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹال دے۔

۹۔ ایک موسیٰ ہی مین اس کو ظاہر کرونگا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا۔

۱۰۔ اجر کا اثیم واریہ ۱۷ الجحیم (ترجمہ حسب تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے۔ مین اس کو گھسیٹونگا اور اس کو دوزخ دکھلاؤنگا

۱۱۔ بلجت آیاتی۔ ترجمہ۔ میرے نشان ظاہر ہوجائینگے

۱۲۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

ترجمہ۔ کہدے اللہ ہے اور پھر ان کو چھوڑدے۔ اپنی بیہودگی مین لعب کرین۔

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ خواب مین مینے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ مین نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے۔ اس پر مین نے ان کو جواب مین یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور مین ہے کہ تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے۔

۲۔ اردت زمان الزلزلۃ۔ یعنے مین نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار ضروری

بغرض اطلاع دہی ضروری جملہ احباب کی خدمت مین یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ جو کتب حکیم فضل دین صاحب سے بطور ملکیت کے متعلق تہین یا لغات القرآن ہر دو حصہ حکیم صاحب موصوف .... سے تعلق ملکیت یا تعلق بیع و سروکار رکہتی تہین اب ان .. .. سے ان کتابون ...... کا کوئی تعلق نہین رہا کیونکہ حکیم صاحب موصوف نے کل سامان مطبع کا اور جملہ کتابین مقبرہ بہشتی کی مد مین ہبہ کر دی ہین۔ اور عرب صاحب عبد المحی ... کے تعلق سے لغات القرآن کو بھی ..... نکالکر مقبرہ بہشتی کے لئے ہبہ کر دیا ہے لہٰذا یہ جملہ کتب نائب ناظم مقبرہ بہشتی کے سپرد چارج مین ہوگئین۔ اس اشتہار کے پہونچنے پر جو صاحب کتابین خرید کرنا چاہین وہ براہ راست نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے طلب کرین ورنہ درخواست کی تعمیل مین علاوہ وقت اور طوالت کے کتابین مطلوبہ روانہ بہی نہ ہون گی۔

نماز جنازہ۔ چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع کرتے ہین کہ میان جمال الدین احمدی ساکن جونڈہ فوت ہو گئے ہین۔ درخواست دعائے جنازہ ہے۔

برکت علی صاحب کلرک نہر اپنی مرحومہ والدہ کیواسطے درخواست جنازہ کرتے ہین۔

ہمارے عزیز نوجوان دوست [illegible] صاحب کلرک [illegible] فوت ہو گئے ہین۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت نصیب کرے [illegible] نماز جنازہ ادا کرین۔

ڈائری

پھر حضرت عیسےٰ کو کیا انعام ملیگا

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء ہمارے مخالفین کے اس مذہب کا ذکر تہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہین اور پہر قیامت سے پہلے دنیا مین آئین گے اور چالیس سال تک اس زمین پر رہینگے اور عیسائیون کی خوب خبر لین گے اور اون کو بتائین گے کہ تمہارا دین باطل ہے اور کسر صلیب کرین گے اور پہر اس زمین پر فوت ہو جائینگے حضرت نے فرمایا کہ اس عقیدہ کو قرآن شریف کی اس آیت کے آگے پیش کرنا چاہیئے کہ و اذ قال اللّٰہ یا عیسےٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی و امی الٰھین من دون اللّٰہ قال سبحانک مایکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب - ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدو اللّٰہ ربی و ربکم وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم و انت علی کل شیٔ شھید - یعنی قیامت کے روز اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ کو کہین گے کہ اے عیسےٰ بن مریم کیا تو نے لوگون کو یہ کہا تہا کہ مجھے اور میری مان کو خدا کر کے مانو - اور اللہ کو چہوڑ دو تو حضرت عیسیٰ جواب دین گے کہ یا اللہ تو پاک ہے - مجھے کب لائق تہا کہ مین ایسا کلمہ بولتا جو حق نہین ہے اگر مین کہتا - تو تجھ معلوم ہوتا تو جانتا ہے جو کچہ کہ میرے نفس مین ہے اور مین نہین جانتا کہ تیرے نفس مین کیا ہے - تو علام الغیوب ہے - مین نے تو انہین سوائے اس کے کچھ نہین کہا - جو تو نے مجھے حکم دیا تہا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے - اور جب تک کہ مین ان مین رہا مین ان کا نگران رہا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی اس کے بعد تو خود ان کا نگران تھا (مجھے کچہ خبر نہین) اور تو ہر بات کو دیکھتا ہے اب اس جگہ سوچنے کے قابل یہ بات ہے کہ قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور مین کھڑے ہون گے اور وہ گھڑی ہوگی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ ھذا یوم ینفع الصدقین صدقھم وہ دن ہوگا جبکہ سچ بولنے والون کو ان کا سچ نفع دیگا - اچھا - تو ایسے وقت مین حضرت عیسےٰ خدا تعالیٰ کو یہ کہین گے کہ مین جب تک دنیا مین تہا رتب تو اون کو وحدانیت کا وعظ کرتا تہا بعد کی خبر نہین انہین کیا ہوگیا - قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس وقت زمین مین مدفون ہین یا کہین آسمان پر بیٹھے ہوئے اس جگہ یہ امر سب سے زیادہ قابل غور ہے کہ اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا مین آئین گے اور چالیس سال تک رہین گے اور عیسائیون کو انہین اور ان کی مان کو خدا بنانے کے سبب خوب سزا بھی دین گے - اور پہر ان کی اصلاح بھی کرین گے اور ماننے والون کو مسلمان بنائین گے - تو پہر قیامت کے دن ان کا جواب یہ کیون ہونا چاہیئے کہ مجھے تو کچہ خبر نہین کہ میرے بعد کیا ہوا اور کیا نہ ہوا بلکہ انہین تو یہ جواب دینا چاہیئے کہ اے باری تعالےٰ مین نے تو ان کے ایسے عقیدے کے سبب ان کو خوب سزائین دی ہین اور ان کی صلیب کو توڑا ہے اور چالیس سال تک ان کی خوب خبر لی ہے سو دیکھنا چاہیئے کہ اگر مسیح دوبارہ دنیا مین آویگا تو کیا اس کا یہ جواب جو قرآن شریف مین درج ہے سچا ہوگا ؟ اور اگر ان ملانون کی بات درست مان لی جاوے تو روز قیامت حضرت عیسےٰ کو ایسا جواب دینے سے کیا انعام ملیگا - نادان یہ بھی نہین جانتے کہ ایسی باتین بنا کر وہ ایک خدا کے نبی کو نعوذ باللہ جھوٹھ بولنے والا قرار دے رہے ہین اور پہر جھوٹھ بھی قیامت کے دن اور پہر وہ بھی خدا کے دربار مین - نعوذ باللہ من ذالک -

خشیت الٰہی کس طرح پیدا ہوتی ہے

ذکر تہا کہ باوجود اس قدر وبار اور تکالیف کے لوگون مین شوخی بڑھی ہوئی ہے اور کچہ پرواہ نہین کرتے - فرمایا - خدا تعالیٰ پر پورا ایمان ہو تو انسان کے دل مین خوف اور خشیت بھی ہوتی ہے - جیسے ایمان کم ہوتا جاتا ہے ویسے ہی خشیت بھی کم ہوتی جاتی ہے -

دنیا مین عذاب الٰہی کا باعث شوخی ہے

فرمایا - میرا مذہب سچائی کے ساتھ اس بات پر قائم ہے کہ جس قدر لوگ نوحؑ اور لوطؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر پیغمبرون کے زمانہ مین ہلاک ہوئے اگر وہ انبیاء کے ساتھ شوخی سے پیش نہ آتے اور ان کی تکذیب نہ کرتے تو معمولی طور پر زندگی بسر کرتے دنیا مین جو گناہ فسق و فجور کے کرتا ہے ان کیواسطے جزا کا وقت آخرت مین رکھا گیا ہے اس دنیا مین عذاب جب آتا ہے وہ انبیاء کی تکذیب کیوجہ سے زیادہ تر آتا ہے اگر فرعون حضرت موسیٰ کے ساتھ بد سلوکی نہ کرتا تو چند دن اور دنیا مین سلطنت کر لیتا - معمولی گناہون کیواسطے محاسبہ اور مواخذہ کا دن قیامت ہے لیکن وہ گناہ جس پر خدا تعالیٰ بڑی غیرت دکھلاتا ہے وہ اس کے فرستادون کی تکذیب اور ان کے ساتھ شوخی سے پیش آنا ہے جب کہ شوخی حد سے بڑھ جاتی ہے اور خدا کے پاک نبیون کو دکھہ دیا جاتا ہے اور اس کے برخلاف ظلم اور شرارت اور بدمعاشی سے کام لیا جاتا ہے - تو اس وقت خدا تعالیٰ ایسے لوگون کو اسی دنیا مین عذاب کا مزہ چکھاتا ہے اگر یہ لوگ انکسار اختیار کرتے تو ہلاک نہ ہوتے - حضرت عیسےٰ نے اپنے مخالفون کو کہا تہا کہ تم کنجرون سے بدتر ہو - کیونکہ وہ گناہ کرتے ہین پر اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر انکسار اختیار کرتے ہین اور تم گناہ کرتے ہو اور اس پر خوش ہوتے ہو اور کار ثواب جانتے ہو - اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام مین فرماتا ہے - مایفعل اللّٰہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم - یعنی اگر تم شکر یہ ادا کرو اور ایمان لاؤ تو خدا نے تمہین عذاب کر کے کیا لینا ہے - یہ تمہارے بداعمال ہی تم کو عذاب مین گراتے ہین - یہ اعتراض ناجائز ہے کہ امریکہ مین آپ کی تبلیغ نہین پہونچی - پھر وہان عذاب کیون آیا -

امریکہ مین تبلیغ

ہماری تبلیغ بہت ہو چکی ہے اشتہارین مین نے ایک اشتہار سولہ ہزار (۱۶۰۰۰) چھپوا کر یورپ امریکہ مین روانہ کیا تہا اور اسی اشتہار کو پڑھ کر امریکہ سے محمد ویب نے خط و کتابت شروع کی تہی جبکہ وہ مسلمان بھی نہ ہوا تہا - اس کے بعد ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے اشتہارات امریکہ مین کثرت سے تقسیم ہوئے اور امریکہ کی بہت سی اخبارون مین ہماری تصویر اور ہمارے حالات چھپے جس کو لاکھون آدمیون نے پڑھا اور ان کے درمیان اس سلسلہ کی تبلیغ ہو چکی ہے - علاوہ ازین یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قدیم سے سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بدون کے ساتھ جو نیک ملے جلے ہوتے ہین ان مین سے بھی بعض کو پیٹتا ہے - پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوتا ہے دیکھو حضرت موسیٰ کے وقت مین پلوٹھے ہلاک ہوئے تھے تو پلوٹھون کا اس مین کیا قصور تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین قحط پڑا تو ظاہر ہے کہ اس کا اثر سب پر ہوا تہا نہ یہ کہ صرف بعض پر ہوا ہو - یہ لوگ سنت اللہ سے بے خبر ہین جو اس قسم کے اعتراض کرتے ہین -

رد بلا

فرمایا - تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ

صدقہ خیرات کے ساتھ بلا ٹل جاتی ہے۔ اور بلا کے آنے کے متعلق اگر خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیش گوئی ہے۔ پس صدقہ و خیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیش گوئی بھی ٹل سکتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہین کہ صدقات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ ہندو بھی مصیبت کیوقت صدقہ خیرات دیتے ہین اگر بلا ایسی شے ہے۔ کہ ٹل نہین سکتی تو پھر صدقہ خیرات سب عبث ہو جاتے ہین

آتھم اور لیکھرام آتھم اور لیکھرام مین بھی فرق تھا۔ کہ پیش گوئی کو سن کر آتھم خوف کھا گیا اسی وقت بھری مجلس مین کانون کو ہاتھ لگا کر کہنے لگا کہ مین نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی گالی نہین دی اور تمام شوخیان چھوڑ دین۔ اس واسطے اس کو چند روزہ اور مہلت مل گئی۔ لیکن برخلاف اس کے لیکھرام نے شوخی اختیار کی اور روز بروز شوخی مین بڑھتا گیا۔ پس اس کو میعاد کے دنون کی بھی پوری مہلت نہ دی گئی۔ اگر وہ بھی آتھم کی طرح خاموش ہو جاتا اور خدا سے ڈرتا تو اس کے ایام مین بھی تاخیر دی جاتی ایسا ہی احمد بیگ نے چونکہ کوئی نمونہ نہ دیکھا ہوا تھا اس نے خوف نہ کھایا اور جلد ہلاک ہوا۔ اور پچھلے خوف زدہ ہو گئے اور مہلت حاصل کی۔

اختلاف یہ کبھی نہین ہوا کہ کسی نبی کو سب نے مان لیا ہو اختلاف تو ضرور ہوتا ہی ہے۔ کچھ نہ کچھ مخالفت ضروری باقی رہتی ہے۔ ہر نبی کیوقت مین ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

فہم قرآن فرمایا:۔ بعض نادان لوگ کہا کرتے ہین کہ ہم قرآن شریف کو نہین سمجھ سکتے اس واسطے اس کی طرف توجہ نہین کرنی چاہیئے کہ یہ بہت مشکل ہے یہ ان کی غلطی ہے۔ قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلون پر اصل ڈالتے ہین۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح کہ عرب کے بادیہ نشینون کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا۔ تو پھر اب کیون کر اس کو نہین سمجھ سکتے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس ریاضی کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستین بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہون۔

لیکھرام کی سچی یادگار

فروری کے آریہ مسافر مین پنڈت لیکھرام کے قتل پر بہت کچھ خوشی اور رنج کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ کسی کا کوئی پشت پنہ اس کو داغ جدائی دے جائے تو خواہ مخواہ رنج ہوتا ہی ہے اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریون نے اپنی پناہ گندی گالیون اور بیہودہ کلام کو بنایا ہے اور لیکھرام اس بات مین بہت مشاق تھا اور اس کی کوئی کتاب ایسی نہ ہوگی جس مین کہ گالیون اور بدزبانی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ پس اس طرح لیکھرام گویا کہ صحیح معنون مین آریون کی پشت پناہ تھا اور اس کے قتل پر ضرور آریون کو رنج کرنا چاہیئے تھا اور اسی لیئے مین نے اس نظم پر کوئی توجہ نہین کی جو کہ مذکورہ بالا پرچہ مین لیکھرام کی یادگار مین شائع کی گئی تھی۔ لیکن بعض دوستون کے اسرار سے کہ اس نظم کے لکھنے والے نے خلاف واقعہ بیان کیا ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ مین نے تین رباعیان اسکے جواب مین لکھدی ہین اور وہ ذیل مین درج ہین مگر ان کے درج کرنے کے پہلے مین اتنا لکھدینا ضروری سمجھتا ہون کہ آریہ شاعر کی دروغگوئی پر احباب کو تعجب نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس نے لیکھرام کی یادگار لکھی ہے اور اگر وہ اس مین سچ سے کام لیتا تو یادگار کیون کر ہو سکتی تھی۔ لیکھرام کا کام تو گالیان دینا اور جھوٹ بولنا تھا پس اسی کے مطابق یادگار قائم کی گئی اور اس طرح نظم لکھنے والے نے صحیح اور سچے معنون مین لیکھرام کی یادگار قائم کی اور فحش اور خلاف واقعہ بیان سے کام لے کر لیکھرام کی تحریر مین سلف کے لکھنے پر ادبا نگار قائم کر کے رنج کا حق ادا کر دیا ہے۔ وہ رباعیات جو مین نے اس کے رد مین لکھی ہین یہ ہین۔ ؎

چھ مارچ کو لیکھو نے اٹھایا لنگر
دنیا سے کیا کوچ سوئے نار و سقر
تھی موت کے وقت اس کی یہ طرفہ حالت
لب پر تھی اگر آہ! تو تن مین خنجر

یہ آریہ کہتے ہین کہ لیکھو ہے شہید
ایسی تو نہ تھی ہم کو بھی ان سے امید
تھی موت وہ ذلت کی شہادت کیسی
کیا جن پہ پڑے قہر خدا ہین وہ شہید

لیکھو سے کہا تھا جو۔ ہوا وہ پورا
کیا تم نے وہ دیکھی نہین مرزا کی دعا
اب بھی کرو انکار تو حیرت کیا ہے
مشہور ہے بے شرم کی ہے دُور بلا

(راقم میرزا محمود احمد)

نظم

بحمد اللہ بحمد اللہ نسیم نو بہار آمد — بہ بلبل صد مبارکباد وقت لالہ زار آمد
شب تاریک شد روشن ز نور آن مہ تابان — بسوئے عالم اسلام چو آن شاہسوار آمد
چو آن سلطان رومی سوئے میدان لشکر آور شد — شہ زنگی سوئے ملک عدم اندر فرار آمد
ز نور او ہمہ عالم شدہ چون جنت الماوی — چو آں شاہ جہان در بوستان شاہ مار آمد
شہ شہر بقا بالله مہ چرخ خدا دانی — ز بہر آن یوسف کنعان باعز و وقار آمد
کہ یعنے سرور عالی نسب محبوب یزدانی — بدنیا مہدی دوران ز بعد انتظار آمد
فلک شادان ملک خندان زمین نازان بہ خود خرم — بہ ہر سو نعرہ شادی ز دشت و کوہسار آمد
ز بحر علم و حلم و عزت و جود و جو امرزی — ضیائی محفل اسلام در شاہسوار آمد
بعالی ہمتی او ز گرداب پریشانی — بر دو دی کشتی اسلامیان سوئے کنار آمد
بیک تیر نگاہش دشمن دین رسول اللہ — چو مرغ نیم جان افتان و خیزان در فرار آمد
الا اے منکر نادان بترس از قہر ربانی — چو می بینی بتائیدش خدائے کردگار آمد
الا اے منکر امر تری دا اے طالب دنیا — جہان پر نور در چشمان تو گرد و غبار آمد
ببین در کار زار مہدی آخر زمان یکدم — چسان آن ابتر لو دیانی در کار زار آمد
کجا لیکھو کجا آتھم بر ایشان تیرہ شد عالم — جہنم مسکن ایشان ز قہر کردگار آمد
بجا ای کشور ہندوستان خرد شد خاکش — نہ خاکت کم بہا دُم قدر شکستہ تا آمد
ہمیں است آن غلام احمد کہ گشتن تا عدا — بشمشیر براہین راز براے کارزار آمد
کسوف مہر و مہ بر آسمان از بہر تصدیقش — نمے بینی کہ این برہان چہ خوب و استوار آمد
درین گرداب ظلمتہا و سیلاب ضلالتہا — نمے بینی کہ ملاحی ز اینہ در آشکار آمد
پئے تصدیق تو ای بادے راہ خدا دانی — بقول مصطفےٰ طاعون اندر روزگار آمد
ز جور چرخ ناہنجار این مہجور آسرور — بزیر سایۂ تو دل حزین در دل دگار آمد

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگنہ چھرات
سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دارالامان۔

درخواست نماز جنازہ۔ محمد عبد اللہ صاحب مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گئے ہین لہذا احباب ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھین۔ راقم ابو یوسف محمد مبارک علی

روشن نشان

ڈوئی کے مرجانے کی خبر ڈاک لائیٹ کے کالموں میں لکھی جاچکی ہے اس جگہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کے ان اشتہارات کے چند فقرات نقل کرتے ہین جو کہ چھاپ کر کثرت سے مشتہر کئے گئے تھے ۔

"ہم ڈوئی کو مخاطب کرتے ہین جو یسوع مسیح کو خدا بناتا اور اس کا رسول اپنے تئین قرار دیتا ہو ...... اور اپنے اخبار مین لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے ۔ کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائینگے اور دنیا مین کوئی زندہ نہ رہے گا بجز ان لوگون کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لین اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دین ۔ ہم ڈوئی کو ایک پیغام دیتے ہین کہ اس کو تمام مسلمانون کے مارنے کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیون کر مان لین بالخصوص اسی زمانہ مین جب کہ ڈوئی کے خدا کی قبر بھی اس ملک مین موجود ہے اور ان مین وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتوین ہزار کے سر پر ظاہر ہوا ۔ جس کے ساتھ بہت سے نشان ظہور مین آئے ...... سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت مین باادب عرض کرتے ہین کہ اس مقدمہ مین کروڑون مسلمانون کے مارنے کی کیا حاجت ہے ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا ڈوئی کا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا ۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانون کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناوین بلکہ ان مین سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کرین کہ ہم دونون مین جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے ...... مین نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہین کی بلکہ ڈوئی نے کی اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ مین اس ملک مین معمولی انسان نہین ہون ۔ مین وہی مسیح موعود ہون جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے اگر ڈوئی نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف گزاف کے مطابق دعا کردی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھا یا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھون سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے ...... ہو"

اس پیشگوئی کے مطابق ڈوئی ذلیل اور مفلس ہو کر نہایت تباہی کی حالت مین مرگیا ہے اس کی ذلت اور تباہی کی خبرین قبل ازین مفصل اخبار مین درج ہو چکی ہین ۔

ڈوئی کے مرنے کی خبر سنکر بہت سے مقامات سے مبارکباد کے خطوط حضور مسیح موعود کی خدمت مین آئے ہین جن مین سے بعض کا اقتباس اس جگہ درج کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔

شیخ نور احمد صاحب وکیل نے ایبٹ آباد سے کیا خوب لکھا ہے کہ پہلے نشان تو ہند کے واسطے سمجھے جاتے تھے اب نشانات کے دائرہ نے امریکہ کو بھی اپنے اندر لے لیا ہے ۔

حکیم مقصود علی خان صاحب مشنری آف اسلام دہلی سے تحریر فرماتے ہین ۔

از دہلی دفتر مجلہ طبیہ ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین حضور کو حضور کے بڑے دشمن مسٹر ڈوئی کے ہلاک ہونے کی مبارکباد دیتا ہون ۔

حقیقت مین سچائی کے دشمن اسی طرح پائمال کئے جاتے ہین ۔ شروع شروع مین خدا ان کو ڈھیل دیتا ہے ۔ جسے صداقت کے دشمن یہ خیال کر بیٹھتے ہین کہ گویا خدا نے ان کو چھوڑ دیا ۔ لیکن خدا ان کو یکدم پکڑ لیتا ہے اور کذب کے فرزند دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے ہین خداوند عالم اشاعت اسلام مین آپ کی مدد کرے اور آپ کی تمام دشمنون کو جو اس عظیم الشان مقصد مین آپ کے مخالف ہون ان کو آپ کی آنکھون کے سامنے تباہ کرے ۔ آمین

بابو محمد حسین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین چند سطور آپ کی اخبار مین اندراج کیواسطے ارسال کرتا ہون ۔ امید ہے کہ آپ ضرور درج اخبار کر کے مشکور فرمائینگے ۔

"کل مین نے اخبار ٹریبون مین پڑھا ہے کہ کوہ شملہ پر سرخ رنگ کی برف پڑی ہے اور لوگ اسے خونی برف کہتے ہین جو ہین کہ مینے یہ خبر پڑھی میرے دل مین خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" کن کن رنگون مین ظاہر ہو رہی ہے ۔ افسوس ہے ان لوگون پر جو حضرت جی کو نعوذ باللہ جھوٹا اور مفتری قرار دیتے ہین ۔ ماہ فروری اور مارچ مین قریباً تمام پنجاب مین اولے (گڑے) پڑے ہین ۔ جس کے سبب اب تک سردی ہو رہی ہے ۔ مین نہین خیال کر سکتا کہ مخالف لوگ ثلج والے الہام کے عین حرف بحرف پورا ہونے پر بھی کیا شک کرتے ہین ۔ یہ لوگ ہمیشہ سے کہتے ہین کہ حضرت جی کا کوئی الہام صاف لفظون مین پورا نہین ہوتا ۔ کیا یہ بھی پورا نہین ہوا ۔ لعنت ہے اس پر جو نہ مانے اس سال نشانات بارش کی طرح برس رہے ہین اور ان کو پورا ہوتا دیکھ کر وجد آتا ہے اور دل مین خیال آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کتنے احسان ہین کہ اس نے ہم کو توفیق دی کہ ہمنے اس شخص یعنے حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا اور اب اللہ تعالےٰ ہم کو یہ بھی توفیق دے کہ ہم اس کی تعلیم پر پورے طور سے کاربند ہون ۔ آمین ۔

۲۸ ۔ فروری کی رات کو میرے دل مین گزرا کہ پچھلے سال تو اس رات بھونچال آیا تھا ۔ آج رات دیکھین کیا حال ہوتا ہے ۔ خدا کی قدرت وہ رات خالی نہین گئی ۔ اسی رات حضرت جی کو الہام ہوا کہ سخت بھونچال آیا اور بارش بھی ہوگی [illegible] ۲ مارچ کو پورا ہو گیا ۔ کیا عبد الحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ اس الہام مین بھی شک کرینگے ۔ خدا کی قدرت اس سال دشمنون کو سخت ذلت ہو رہی ہے ۔

اے لوگو ! کچھ شرم وحیا کرنی چاہیئے ۔ آخر خدا کو جان دینی ہے اب بھی باز آجاؤ اور حضرت مسیح موعود کی بیعت مین داخل ہو جاؤ ۔ تاکہ وہ رحیم وکریم خدا اپنا عذاب تم پر سے اٹھالے اور رحم کرے ورنہ یاد رکھو کہ دونون جہانون مین سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ۔

ڈاکٹر ڈوئی کے مرنے سے جو حضرت جی کی پیشگوئی پوری ہوئی اس سے دل کو نہایت خوشی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہم کو ڈوئی کے مرنے کی پیشگوئی اپنی آنکھون سے دکھائی ۔

راقم

خاکسار محمد حسین احمدی کلرک دفتر سرکاری وکیل پنجاب

لاہور

بدر ضمیمہ

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخیر الکثیر الذی وعد اللہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصرۃ فی قولہ جل ذکرہ۔ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین وبان وعد اللہ الحفظ۔ کما قال واللہ یعصمک من النّاس۔ وما وعدہ من العزّۃ فی قولہ لہ وللمومنین۔ کما قال وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم بان وجدہ یتیماً فاوٰی وسائلاً فہدی وعائلاً فاغنیٰ۔

وقالو النعطیک من الاموال ما تصیر بہا اغنی النّاس ونزوجک اکرم نساءنا ونجعلک رئیسا علینا۔ فانظر ہل کان فی مقدرتہم ان یصیر جمیع العرب تحت یدہ والعجم تحت غلمانہ کلاّ۔ واللہ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ بان نعم قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بذکرہ وحبہ وعشقہ۔ نعمۃ لا یعلم قدرہا وعظمتہا الا من وفقہ اللہ بہا۔ نعمۃ لا تشبہا نعمۃ من نعم الدنیا والاخرۃ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ الہدی والنصرۃ الخاصۃ وجعل قرۃ عینہ فی الصلوۃ وانشرح بہ صدرہ۔

ومن الخیر الکثیر یرزقہ اللہ الوسیلۃ والمقام المحمود۔ وجعلہ اول من یفتح باب الجنۃ وجعل لواء الحمد بیدہ اعطاہ اللہ الحوض والنہر

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان جعل المومنین من امتہ اولادہ

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجر من عمل امتہ۔ لانہ من عمل ونال بامرہ واتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم لان الدال علی الخیر کفاعلہ فکل من آمن وصلی وزکی وصام وحج

اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے۔ جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت کا وعدہ عطا کیا تھا۔ جیساکہ خدا تعالےٰ کے قول پاک میں ہے ۔ اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قران شریف میں ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا۔ اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کر دیا۔

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ آ ہم تجھے مال دیں گے اور تو سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا۔ اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا ۔ کیا کفار عرب کے اختیار وقدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کر دیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہو جاتا۔ ہر گز نہیں ۔ قسم بخدا ہر گز نہیں ۔

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہٗ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کر دیا ۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے۔ کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا ۔ سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے ۔ یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے۔

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت اور ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی ۔ اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا۔

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی۔

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے۔ کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کی مانند ہے۔ پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے۔ ہر ایک جو ایمان لایا۔ اور جس نے نماز پڑھی اور جس نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

وتاب وصبر وتوكل وعلم وعلّم وقرأ واناب وصدق وجاهد واتقى واصلح واحسن وارضى ربه وجاهد ورابط ومات شهيداً في سبيله واتبع في هذه اوامره وتجنب من الكفر والشرك والزناء وقتل النفس و عقوق الوالدين وقول الزور واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والكذب والعجز والكسل والجبن والبخل وامثالها بنهيه صلى الله عليه وسلم۔

فلابد ان نبيّ رسولنا وحبيبنا ونبينا ما نال احدٌ من امته صلى الله عليه وسلم فانظر الى علو درجاته عند الله كل آن۔

فالله يعطيه بقدر اجور امته كلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب في هدايتهم ونجاتهم

فيا ايها الذين امنوا ان كنتم تحبون الله فاتبعوه يحببكم الله وجاهدوا في اتباعه والاقتداء به و امتثلوا الاوامر واجتنبوا النواهي واكثروا من اعمال الصالحة ليكون له صلى الله عليه وسلم مثل اجركم وتدنوا ان يشفع فيه الرسول صلى الله عليه وسلم لكونه ينال مثل اجوركم ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله صلى الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء والنواب له صلى الله وان يمكن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ كما قال وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحت ليستخلفنهم في الارض وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولا يزال من امته قوم ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم ثم النظر في يومنا هذا فتن الدجال۔ من كثرة الخمر وهى جماع الاثم۔ وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشياطن۔ واعانة المسيحيين لقطاع الطريق واللصوص وكل من يؤخذ في القضايا الضابطيه والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحكام اليهم۔ واعطاهم الاموال لطامع كسل و مفلس لا يليق للملازمة واتيانهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والمارستانات ثم دعوة المرضا الى التثليث والكفارة۔ وارسال الفتاة في بيوت الشرفاء۔ وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب كثرة الازواج۔ ثم ارسال الدعاة في الحضر والسفر والقرى والبوادى والاسواق۔ وبناهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ۔ ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل في بيان معائب من اوتى جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم واعطاهم ائمة مساجد القرى والريف لتعليم اناجيلهم۔

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقوے اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ مین کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتون مین ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زناء اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹھ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک بخت مومن عورتون پر عیب نہ لگایا اور جھوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے تو ان سب کے اعمال خیر مین آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالون کے اجر مین کچھ فرق نہین۔

پس یہ ضروری بات ہے۔ کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑھتا ہے۔ کہ آپ کی امت مین سے کوئی آپ کے درجہ تک نہین پہونچ سکتا۔

اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر مین کچھ کمی نہین واقع ہوتی اور یہ اس واسطے ہے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہین۔

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو۔ تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع مین اور اس کی پیروی مین کوشش کرو۔ اس کے حکمون پر عمل کرو اور جن باتون سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجالاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ۔ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کرین بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر مین سے یہ عطاء الٰہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہین گے۔ جو انہین ان کے دین مین قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پھر امن پیدا کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے تم مین سے مومنون کو جو عمل صالح کرین یہ وعدہ دیا ہے کہ انہین زمین مین اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت مین ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہین گے جو حق کو ظاہر کرتے رہین گے ان کا مخالف انہین کچھ ضرر نہ دے سکے گا۔ پھر دیکھو کہ اس زمانہ مین دجّال کا فتنہ کتنا بڑھا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیون کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتین زینت کرتی ہین اور پھر اپنی زینت کو لوگون کے سامنے ظاہر کرتی ہین۔ حالانکہ عورتین شیطانون کی رسیان ہین پھر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤن اور چورون کی اور ایسے لوگون کی جو مقدمات مین پھنس جاتے ہین اس واسطے مدد کرتے ہین کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو جاوین اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہین نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہین اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہین اور شفاخانے بناتے ہین اور ان مین اس بہانے سے بیمارون کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہین اور نوجوان مسون کو شریفون کے گھرون مین بھیجتے ہین جہان کہ پردہ کے خلاف باتین کہتی ہین اور کثرت ازواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہین پھر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر مین اور حضر مین اور گاؤن اور جنگلون مین بازارون مین ہر جگہ بھیجتے ہین اور اپنے لکچرارون اور منادون کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہین۔ پھر دیکھو کہ وہ ہزارون ہزار کتابین اور رسالے شائع کرتے ہین۔ جن مین وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہین۔ جسے کامل کلام عطا کیا گیا تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دیکھو کہ گاؤن کی مساجد کے امامون کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہین تاکہ وہ انجیلون کی تعلیم لوگون کو دین۔

دہرم پال کا الٹی میٹم

اول تو بیچاری آریہ سماج کی تعداد اور عمر ہی کیا ہے۔ کے آدمی کے پیر تندی۔ پھر ابھی سے اس مین ایسے فرقے بن رہے ہین۔ کہ شاید کسی مذہب میں سنتے جلد بنے ہون لیکن اب نئے مہاشہ دہرم پال نے ایک نیا فرقہ بنانے کیواسطے اپنا الٹی میٹم اندرین دیا ہے کیون نہو۔ آخر کچھ تو ان کو بھی حصہ لینا ہی چاہیئے تھا۔ غالباً اب اندرا پنی روشنی اسی نئے فرقہ کے چند مہاشون پر محدود رکھے گا۔

آریہ سماج کا ماضی روشن

مہاشہ دہرم پال یہ لکھکر کہ آریون کی رہی سہی کمر بھی توڑتے ہین کہ آریہ سماج کا مستقبل تاریک ہے۔ موجودہ حالت ناتسلی بخش ہے۔ ہان صرف ماضی دلخوش کن ہے۔ ؎

ان الفتی من یقول ھا انا ذا

لیس الفتی من یقول کان ابی

جہان مردہ ہے۔ جو اپنا موجودہ جوہر دکھائے نہ یہ کہ میرا باپ ایسا تہا اور دادا ایسا تہا

اندر کا تاریک طرف

اندر نے ایک ہی اشیو مین ایک طرف وکیل حیوانات کا مضمون لکھا ہے۔ جس مین حیوانون کے ساتھہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دوسری طرف پلیگ کے واسطے چوہون کے مارنے کی تائید کی رپورٹ چھاپی ہے۔ کیا چوہے حیوان نہین۔ یا اندر کہین سے روشن اور کہین سے تاریک ہے۔ آریہ سماج خود فیصلہ کرے

ایک قابل شکریہ آرین ایجاد

لیکھرام نے اسلام کی دشمنی مین گالیون کا کمال حاصل کرکے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ان گالیون کو خنجر کی صورت مین پھر اپنے پیٹ مین داخل کرلیا اور چند گھنٹون مین دم بند کرکے چلتا بنا۔ اس پر آریون کی ڈھٹائی دیکھو کہ آریہ مسافر اور پرکاش اس کی تعریف مین ایک مرثیہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہین۔

نخل ثبوت حق کو برومند کردیا ✱ میرزائے قادیانی کا دم بند کردیا

خوب۔ آریون نے یہ نئی ایجاد نکالی ہے کہ جب کسی کے ساتھہ مذہبی عداوت ہو اور اس کی کسی بات کا مدلل اور معقول جواب نہ دے سکے۔ تو اپنے گھر مین بیٹھ کر پیٹ مین کسی سے (جس کا پتہ نہین لگا کہ کون تہا) چھری کہا کر ہمیشہ کے واسطے اپنا دم بند کرجائے اور پچھلوں کو یہ کہنے کا موقعہ دے جائے۔ کہ دیکھو ہمارے ہیرو نے مخالف کا دم بند کردیا۔ گو وہ دم اپنا ہی بند کرگیا ہو اور وہ مخالف زندہ ہی ہو۔ اور اس کے کاروبار مین روز افزون ترقی ہو رہی ہو اور وہ للکار کر کہ رہا ہو کہ ؎

جس کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تہا کٹ کر

ماتم پڑا تہا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

ہم آریون کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ ہمارا دم بند کرنے کا انہون نے اچھا طریقہ نکالا ہے۔ اور چونکہ یہ ایجاد سودیشی ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ سب آریہ اس سے فائدہ اٹھائین گے۔

آریہ گزٹ کا جھوٹھ

یہ آریہ اخبار ایک نامہ نگار کے بیان پر جو خیر سے دور نہین۔ گورداسپور مین ہی بیٹھے ہین ہائے واویلا مچاتا ہے کہ مرزائی مدرسہ کے چند ہندو طالب علم مسلمان ہوگئے ہین۔ پچھلے زمانہ مین تو ہندون نے کبھی

اشعار مدحیہ از خاکسار محمد عبد اللہ شوپین کشمیر

در زبانہائے مختلف

غلام احمدؑ امام ملک دین است	مثیل ذات ختم المرسلین است
سمی مصطفےٰ غمخوار اُمت	نشان غیرت حق بر زمین است
رسول حق بصد انوار تابان	ز ایزد رحمۃ للعالمین است
زآیات و براہینش بدنیا	تزلزل تا سراچین وچین است
واعطاہ المھیمن کل نورا	کہ نازل گشتہ از چرخ برین است
قد انکسفت لہ شمس السما	مہ تابان سیہ گشتہ ازین است
وجاء الناس من فج عمیق	نشان حضرت تا در ہمین است
الم یاتیک ان وسع مکانک	ببین امروز با صد زیب و زین است
واما قتل جسید اذ رأیتنا	فقلنا۔ قدرت یزدان ہمین است
وطلع الشمس من افق الکمال	کہ وقت لا اُحِبُّ الآفلین است
انار الارض والدنیا جمیعاً	صبا ہم از نسیم عنبرین است
سقینا الکاس من عین الوصال	کہ از عرفان رب العالمین است
فکم من منکرٍ ظلماً وزوراً	دل شان پر ز زنگ کفر و کین است
چہ قلّت پوشہ باغ کم چمن زار	چہا ریحان و نسرین نسترین است
چہ بلبل گلشنش منز نالہ دیون	کہ عاشق را ہمین آئین و دین است
پیہو لوکو وچھو نُور نبوت	نشانِ تازہ بہر منکرین است
بمنہاج نبوّت آنہ اوو	ہمین قانون و راہ اولین است
یہ بے شک نائب خیر الوریٰ ہے	مگر این بلبل باغ برین است
یہی وہ احمدِ آخر زمان ہے	یل باجاہ چون شیر عرین است
آتے آیا ہے اوہ مچ قادیاندی	گلستان ارم این سرزمین است
اگر فردوس بر روئے زمین است	ہمین است وہمین است وہمین است
صبا جاوین میرے محبوب دی دل	بگوئیں عاشقِ تو دلحزین است
خدارا از ترحم یک نظر کن	تمنائے دل زارش ہمین است

صد تاریخ نہین لکھی تہی پر اس زمانہ مین بھی اگر کوئی ہندو تاریخ نویسی پر کمر باندہے۔ تو غالباً اس کا یہی حال ہوگا جو آریہ گزٹ اور اس کے نامہ نگار کا ہے جب سے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنا ہوئی آج تک اس مین داخل ہونیوالا ایک ہندو بھی مسلمان نہین ہوا۔ اور ہندون کی تعداد گذشتہ سالون مین تو اس مدرسہ مین بسبب تعصب تین چار سے کبھی بڑہی ہی نہ تہی ہان یہان کے ہندوون نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہو کہ اس مدرسہ مین ان کے بچون کو تعلیم رواجی عمدہ طور پر دیجاتی ہو اور مذہبی تعلیم کیوقت ان کو رخصت رہتی ہو تو اب چند ہندون نے اپنے لڑکے بھیجے ہین جن کی تعداد اب بھی صرف پندرہ بیس نہ ہوگی۔ تعجب ہے کہ مشن کے مدارس مین طلباء کو انجیل کے گھنٹون مین اور نماز کیوقت مین جبراً بیٹھایا جاتا ہے اور جو ہندو شامل نہ ہو۔ اس کو سزا ملتی ہے اور اس کے بالمقابل ہمارے…… مدرسہ مین قرآن شریف اور نماز کے وقتون مین ہندو طلباء کو بالکل رخصت ہوتی ہو۔ پھر مشن مین تو ہزارون ہندو پڑہتے ہین اور اسلام کے ساتھہ یہ عداوت۔ اندہا دہند تعصب کی یہ ایک بے نظیر مثال ہے۔

ہماری ضرورتیں

افسوس ہے کہ بدر کی قلمی خدمت کا مجھے آپ کے خلافِ توقع بہت دنوں میں موقعہ ملا۔ آیندہ کے لئے دُعا ہے کہ خدائے قادر وکریم ہم سب کو دینی کاموں میں چُستی و مستعدی عطا فرائے آمین ثم آمین!!

جماعتِ احمدیہ ایک ایسی قوم ہے جس کی قومی ضرورتیں بعض امور میں زمانہ کی دیگر اقوام و ملل سے کچھ نرالی یا جداگانہ بھی ہیں اگرچہ بعض ضروریات اور قوموں کی ضرورتوں کے ساتھ مشترک [illegible] یا اُن سے مشابہ بھی ہوں چونکہ یہ قوم بفضلہ اس وقت ایک اکیلی ہی قوم ہے۔ جسے دین حق اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کا سچا وارث کہہ سکتے ہیں لہذا یہ خیال کوئی رسمی بات یا کسر نفسی و تکلف کے لوازمات سے نہیں بلکہ ایک امر واقعی ہے کہ ہماری قومی ضرورتوں اور مصلحتوں یا اُن کے نشیب و فراز کا صحیح صحیح علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہو سکتا ہے وہی اون کو بہتر جاننے والا اور وہی ان میں ہمارا کفیل و کارساز حقیقی ہے اسباب ظاہری کا واسطہ جو اکثر درمیان میں ہوتا ہے۔ وہ بھی اُسی کی حکمت کا متقضا ہے۔ پھر اس دُنیا میں ہماری ضرورتوں کا ہم سے بہتر سب جاننے والا ہمارا امام پاک ہے اس سے دوسرے درجہ پر حضرت حکیم الامة اور علی قدر مراتب دیگر اکابرِ ملت۔ تاہم میرے خیال میں اپنے اپنے حالات خیالات اتفاقات اور مشاغل و مصالح کے لحاظ سے جماعت کے دیگر اشخاص بھی وقتاً فوقتاً اُن ضرورتوں کا احساس کر سکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ قومی ضروریات میں صرف احساس ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ سب سے اوّل ان کا اظہار۔ پھر ان پر متفقہ غور و خوض۔ اور بعد ازاں بہ طریقِ مناسب اُن کے متعلق عملی کوشش بھی ہونی ضروری ہے۔

اپنی سمجھ کے موافق میں بھی احمدی قوم کی چند اہم ضرورتوں کی جانب احمدی بھائیوں اور بزرگان دین کی توجہات عالیہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی توفیق سے جلد تر ان ضرورتوں کے پورا ہونے کا کوئی سامان مہیا ہو جائے۔

قرآن شریف کا انڈکس [illegible] ہیں ایک بڑی بھاری ضرورت قرآن کریم کے ایک ایسے انڈکس کی ہے جو احمدی علم کلام کے مناسبِ حال ہو یعنی حضرت اقدس کے دعاوی اور ان کی تعلیمات کی تصدیق میں کتاب اللہ کے حوالے دینے میں مدد دے۔ اس کے متعلق احقر نے ایک دفعہ بدر میں چھپنے کو ایک سوال بھی [illegible] جواب اب تک افسوس ہے کہ نہ اخبار میں ملا نہ پرائیویٹ طور پر۔

خالص احمدی دوکانیں ب۔ ہماری قومی ضرورتوں میں ایک نہایت توجہ طلب بات یہ ہے کہ دارالامانِ قادیان سے شروع ہو کر ہر شہر و قصبہ میں جہاں کہ احمدی لوگ بستے ہیں ہر قسم کی ضروریات زندگی کی دوکانیں خالص احمدی سرمایہ سے جاری کی جاویں اور تمام افرادِ ملت اس بات کا عہد کریں کہ حتے الامکان اپنے بھائیوں سے سودا خریدیں گے اور احمدی دوکاندار بھی جہاں تک اُن سے ہو سکے اس مروت کے جواب میں مروت ہی سے کام لیں یعنے اوّل تو اگر ہو سکے دیگر دوکانداروں کی نسبت بکفایت دیں ورنہ کم از کم عام بازاری نرخ سے گراں قیمت پر تو نہ دیں۔

بہترین ذریعہ معاش کیطرف توجہ ج۔ ملازمت سرکاری کا تو چنداں مضائقہ نہیں گو ہے وہ بھی آخر ایک قسم کی غلامی ہی جس میں اپنا وقت اپنی قابلیت اور اپنے قویٰ کو تھوڑے سے داموں کے عوض بیچدینا پڑتا ہے لیکن پرائیویٹ ملازمتوں سے تو جماعت احمدیہ کے افراد کو بالخصوص حتی الوسع محترز رہنا چاہیئے کیونکہ اس میں بعض اوقات نہایت سوختگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جو مومنانہ بشاشت اور زندہ دلی کے منافی ہے اگر خدانخواستہ یہ پرائیویٹ ملازمت کسی متعصب غیر احمدی کے ہاں ہوئی تو اکثر ایسے موقعے پیش آجاتے ہیں کہ یا تو دینی غیرت اور اسلامی حمیت کو خیرباد کہہ کر ضمیر فروشی و مداہنت اختیار کی جائے یا تعلق ملازمت کو القط کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی شاید تجارت ہی مومن کے لئے سب سے بہتر ذریعہ معاش ہے کہ جہاں کہیں اُس نے اپنے کلام میں مومنوں کو غفلت سے متنبہ کیا ہے وہاں اکثر یہی ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری تجارت تمہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے پس احمدی قوم کا خیال منجملہ دیگر اسباب معاش کے زیادہ تر تجارتی کاروبار کی طرف ہی رجوع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے اس میں علاوہ دیگر بہت سے فوائد و فضائل کے آزادی بھی حاصل رہتی ہے۔ جو ایک قابل قدر نعمت ہے۔

احمدی ڈائرکٹری [illegible] باہم [illegible] تبادلہ خیالات کرنے۔ ایک دوسرے کو فائدہ پہونچانے یا اس سے مستفید ہونے اور بوقت ضرورت امداد و استمداد کرنے کے لئے اشد ضرورت ہے کہ ایک احمدی ڈائرکٹری تیار کی جائے۔ جس میں وقتاً فوقتاً حسب حاجت اضافہ و تغیر و تبدل ہوتا رہے۔ اس بارہ میں پہلے کئی بار تحریک بھی بڑی گرماگرمی سے ہو چکی ہے لیکن افسوس کہ تا حال کوئی معتدبہ عملی نتیجہ نہیں نکلا۔

احمدی ڈیلی د۔ ایک روزانہ پرچہ بہت ہی قلیل و واجبی قیمت کا ایسا جاری ہونا ازبس ضروری ہے جس میں دیگر اخباری مقاصد و لوازم سے قطع نظر کر کے محض حضرت صاحب کے الہامات۔ ارشادات۔ دارالامان کے اہم واقعات و حالات۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی کارروائیاں وغیرہ اُمور ضروری درج ہوا کریں۔

صنعتی تعلیم اور وظائف ہ۔ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تعلیم دستکاری و حرفت کا تا حال کسی مختصر پیمانہ پر بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ قوم کے بچے اگر علوم دینیہ کے محتاج ہیں۔ تو ساتھ ہی کسب معاش کے لئے بھی ان کو کسی نہ کسی فن یا ہنر کی بلاشبہ ضرورت ہے۔ ساری کے سارے طالب علم محض کتابی علم حاصل کر کے زندگی کے مختلف شعبوں میں اطمینان و آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ سوال دراصل نہایت غور طلب ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ جماعت کی مالی حالت عام طور پر سقیم ہے دیگر روز افزوں قومی ضرورتوں کیلئے سرمایہ کا مسئلہ آگے ہی پیش ہے سب سے پہلے اس بارہ میں حضرت صاحب کی صلاح و صوابدید ضروری ہے پھر صدر انجمن کے محترم ارکان اور دونوں تینوں احمدی آرگنوں کی رائیں۔ جب یہ معاملہ سب کے نزدیک ضروری و قابل توجہ قرار پا جائے تو اوّل بسم اللہ کسی معمولی کم خرچ شاخ تعلیم سے ہی کر سکتے ہیں۔ حاجات اور سرمایہ کے مصارف خیر بلاشبہ پہلے ہی بکثرت موجود ہیں۔ لیکن اگر یہ ضرورت بھی تسلیم کر لی جائے تو کیا وجہ ہے کہ کچھ نہ کچھ توجہ اس پر بھی نہ ہو اگرچہ ابتدائی حالت اور کمی سرمایہ کی وجہ سے ابھی وہ عملی توجہ ظاہر ہے کہ برائے نام ہی ہوگی۔ ہمارے خدا کے خزانوں میں (نعوذ باللہ) کسی بات کی کمی ہے؟ پھر جہاں وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اور بیسیوں قومی ضرورتوں کے سامان مہیا کریگا۔ اس ٹکنیکل ایجوکیشن کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی دیگا۔

اگر فی الحال خاص اپنے مدرسہ میں کسی حرفتی شاخ کا اجراء مشکل ہو تو کم سے کم تعلیم صنعتی کے [illegible] کچھ نہ کچھ کیا جائے۔ بشرطیکہ ایسی تجاویز حضرت اقدس کی رائے میں بھی مناسب ہوں

دو ضروری فہرستیں ز۔ ایک ایسی مفصل فہرست تیار

ہونے کی بڑی ضرورت ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع سے اب تک کے تمام الہامات اور پیشگوئیاں ترتیب وتاریخ وار درج ہوں۔ بعض الہاموں اور پیشگوئیوں کی نسبت اکثر یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے کہ یہ سب سے پہلے کب اور کس اشتہار یا رسالہ میں شائع ہوئے تاکہ اُمور زیر بحث میں ان کے اصل الفاظ سے مدد مل سکے۔ یہ ظاہر ہے کہ الہاموں اور پیشگوئیوں کی اصل حقیقت بعد از وُقوع ہی کھلا کرتی ہے پس جب تک کہ اصل الہام لفظ بہ لفظ ہمارے سامنے موجود نہ ہو۔ اس کے بارہ میں مخالفین کے اعتراضات کا ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ فی جنسہ پورا ہوا یا شروع سے ہی تاویل طلب تھا یا اس کے جامع الفاظ میں مفہوم وقوعی کی مختلف پہلوؤں پر گنجائش تھی۔

دوسری فہرست حضرت اقدسؑ اور دیگر بزرگان ملت کی مشہور ومتداول تصانیف کی ایسی تیار ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک کتاب کے طبع اول کی تاریخ۔ اس کے مضامین مندرجہ کی تفصیل۔ اس کا حجم قیمت۔ مطبع وغیرہ تمام ضروری باتیں درج ہوں۔

اس مختصر مضمون میں یہ چند ضرورتیں میں نے اپنی ناقص رائے کے موافق پیش کی ہیں ممکن ہے کہ دیگر احباب یا بزرگوں کو ان سے اتفاق نہ ہو۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو ضرور ہی اہم تر قومی ضروریات مانا جائے کیونکہ اکابر ملت کے پیش نظر اس وقت جو اور بہت سی ضرورتیں موجود ہیں انہی کے لئے بہترا وقت۔ سرمایہ اور قابلیت درکار ہے ایسی باتوں کا ابھی کہاں نمبر آسکتا ہے لیکن اگر انہیں یا ان میں سے بعض کو واقعی ضروری سمجھا جاوے تو مجھے اُمید ہے کہ احمدی احباب اور بزرگان قوم بقدر ہمت وامکان اون پر توجہ فرمادیں گے

ہمارے اخبار کیسے ہونے چاہئیں؟

بدر کے کسی پچھلے پرچہ میں مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے یا شاید اور کسی بزرگ نے یہ مشورہ پیش کیا تھا کہ آیا ہمارے اخبارات خالص جہاں تک مجھے یاد ہے تا حال اس بارہ میں نہ تو اور کسی احمدی دوست کی رائے شائع ہوئی اور نہ ہنوز ایڈیٹر صاحب کا قول فیصل چھپا۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کے اس ناچیز ونا کارہ غلام کو بھی اسی مبارک جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے اور نیز اخباری دنیا کا چند سالہ تجربہ بھی مجھے اس بارہ میں اظہار رائے پر مجبور کرتا ہے لہذا مختصراً اپنے خیالات بغرض غور بزرگان قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

میری رائے میں بالعموم تمام دنیا کے اور بالخصوص اس مُلک کے عام واقعات وحالات سے بھی مطلع رہنا احمدی مشن کے پاک اغراض کے منافی نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ دیگر دنیوی خبرخشوں سے آگاہی حاصل کرنے کا ذریعہ تو اور اخبار بھی ہو سکتے ہیں حالانکہ دینی اور خاص کر سلسلہ عالیہ سے متعلق مذہبی وقومی معاملات پر روشنی ڈالنے کا ذریعہ لے دے کے یہی دو تین پرچے ہیں۔ بس میرے خیال میں ہمارے محترم ایڈیٹروں کا دستور العمل یہ ہونا چاہیئے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اب تک قریب قریب یہی رہا بھی ہے کہ احمدی مشن کے اہم تر دینی وقومی مضامین کو مقدم رکھیں اور جب اُن سے کچھ وقت فرصت یا اخبار میں گنجائش دیکھیں تو دیگر اخباری مقاصد پر بھی گاہ گاہ قلم اٹھاتے رہیں۔

حسب ارشاد حضرت اقدس یہ بالکل بجا ہے کہ ان کے غلاموں کی توجہ زیادہ تر امور دین کی جانب ہونی چاہیئے۔ دنیوی اغراض پر اپنا وقت اور دماغ خرچ کرنے والے عام مسلمانوں کی۔ آگے کیا کچھ کمی ہے؟ اس واسطے میں اس بات پر زور نہیں دیتا کہ ہمارے اخبارات اپنا مذاق بدل کر بالکل اہل دنیا کے نقش قدم پر چلنے لگیں لیکن آخر جماعت احمدیہ بھی بفضلہ ایک معقول ومستقل قوم ہے تو اخباری دنیا میں خاص کر اہم ملکی معاملات سے متعلق اس کی بھی کوئی نہ کوئی آواز ... اور متفقہ پبلک اوپنین ہونی ضروری ہے اور وہ ظاہر ہے کہ ہمارے قومی آرگنوں یعنے الحکم۔ ریویو اور بدر ہی کے ذریعہ وجود وظہور میں آسکتی ہے۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں جب بنگالی ایجیٹیشن نے سودیشی جیسی مفید وبے ضرر تحریک کو بائیکاٹ کے منصوبوں اور اپنی آتش بیانی ودریدہ دہنی سے خطرناک بنایا اور بدنام کیا تو حضرت اقدس تک کو چرچا بڑھنے پر اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرمانی پڑی۔ علےٰ ہذا احمدی آرگنوں کے لئے بھی اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار ضروری تھا۔ پس میرے نزدیک ایسے "برننگ ٹوپکس" یعنی گرما گرم معاملات وقت کی نسبت ہمارے اخباروں کا رائے زنی کرنا کسی طرح غیر موزوں نہ ہوگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ خواہ مخواہ بغیر ایسے اہم اتفاقات کے ہمیشہ کے واسطے اُن کی ایڈیٹوریل کا کوئی حصہ دنیوی ابحاث کے لئے وقف نہ ہونا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی عام مختصر اور مختلف خبروں کا برابر درج ہوتے رہنا بلاشبہ ضروری ہے تاکہ ہمارے ناظرین امور ملکی یا واقعات ضروری سے آگاہی حاصل کرنے میں بالکل ہی دوسرے اخباروں کے محتاج نہ رہیں۔ والسلام

خاکسار احمد حسین فرید آبادی از امرتسر

ایک اور رائے

ہمارا ہر اخبار اسم بامسمیٰ اخبار ہی ہو اور ضرور ہو ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ احمدی قوم نے ہنوز دنیوی ترقی کی معراج کا مونہہ نہیں دیکھا ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ آمد کم ہے۔ مذاق خصوصاً کسب معاش کے ذرائع سے بہت ہی مختلف ہیں اور اسلام اور وہ اسلام جو ہمارا مقدس امام پیش کرتا ہے۔ دینی اور دنیوی روحانی اور جسمانی دو خبروں اور برکتوں کا مجموعہ ہے۔ تو کیوں بدر کے مقدس کالم ضروریات وتعلیم سلسلہ کے علاوہ دنیا جہان کی خبریں اور طبی مشوروں سے خالی ہوں۔ بدر کے خریداروں کو کسی دوسرے اخبار کی خریداری کی حتے الوسع ضرورت نہ ہونی چاہیئے قوم کی مالی حالت اور ضرورتوں کا احساس بدر کا فرض اور اہم مقصد ہونا چاہیئے۔ والسلام۔ سید لعل شاہ برق احمدی از پشاور

ترسیل زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۶ مارچ ۱۹۰۷ء	۳۶۴	خدا بخش صاحب	ے ر
۶ "	۱۱۷۸	خان محمد صاحب	عہر
۷ "	۱۰۳۱	ملک غلام محمد صاحب	ے ر
۷ "	۱۵۱۴	مولوی کرم دین صاحب	۸ ر
۷ "	۱۵۳۶	حسین شاہ صاحب	عہر
۸ "	۱۵۲۴	چودھری غلام حسین صاحب	ے ر
۸ "	۱۲۰۱	شیخ محمد تیمور صاحب	۶
۸ "	۱۱۸۱	غلام احمد صاحب	ے ر
۸ "	۱۰۷	نبی بخش صاحب	۶
۸ "	۱۵۳۱	محمد علی صاحب	ے ر
۱۱ "	۱۲۰۳	حکیم الطاف حسین صاحب	ے ر
۱۱ "	۱۳۲۷	چودھری ظفر اللہ خان صاحب	ے ر
۱۱ "	۱۲۶۷	شیخ محمد جان صاحب	ے ر
۱۱ "	۱۰۱	شیخ نور احمد صاحب	للعہ ر
۱۱ "	۱۵۰۴	عبد الواحد صاحب	ے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے خرید فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پہر شاید ہی ملی)

نام مصنف وکتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصا رموسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جوابدیا ہے - اگر یہ کتاب پڑھلی جاوے - تو پہر بس	۸/
سر الشہادتین " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت مین بھی گران نہین	ا/
اعلام الناس " " "	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بہی ہوتا ہے - تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا -	ا/
مجموعہ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المؤمنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	ا/
آنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	ا/
شہادت آسمانی - مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷/
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین	۴/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	ا/
کاسر احمدی	پنجابی نظم الٰہ داد والی	/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ صاحب ساکن راہون ضلع جالندھر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین میں امید کرتا ہوں کہ لوگون کو اون سے فایدہ پہونچے - نور الدین

الخطبة

ضرورت نکاح

ا - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھہ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں اپنی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر -

۲ - مین اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہون دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہون حضرت مسیح موعود کی تجویز سب سے مقدم رکہتا ہون بعد ازان بزرگان ملت کی تجویز - اگر دار الامان مین ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا - تقوی وغیرہ امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا اس معاملہ کی خط وکتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو -

المشتہر حبیب اللہ احمدی - مدرس چھینی گاڑہ - ڈاکخانہ سہارنپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - منیجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲/ علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریداروں کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی -

درثمین مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/ والسلام - منیجر

وصیت ۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان -

میں اشتہار الوصیۃ مشتہرہ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء اپنے امام و مرشد و ہادی حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب غلام احمد سلمہ کی ہدایت کی موافق اقرار کرتا ہوں کہ مجھے ان تمام قواعد سے جو حضرت اقدس نے اور ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ نے شایع کئے ہیں پورا اتفاق ہے - اور نیز عمل کرنے کے لئے ہمہ تن طیار ہوں اور آیندہ بھی جو وقتاً فوقتاً انجمن مذکور ان قواعد میں اصلاح و ترمیم وغیرہ کرے گی مجھے قبول و منظور ہے -

(۲) میں نے حسب ہدایت اشتہار الوصیۃ مقبرہ بہشتی کے مصارف کے لئے ۱۰ روپیہ چندہ امین انجمن حکیم مولوی نور الدین صاحب کے نام روانہ کر دیا ہے -

(۳) جو کچھ اس وقت میرے پاس موجود تھا اُس کا دسواں حصہ بھی یعنی ۱۸ اٹھارہ روپے امین انجمن حکیم مولوی نور الدین صاحب کے نام روانہ بذریعہ منی آرڈر کر دیا ہے -

(۴) آیندہ کے لئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ ہر سال جو کچھ سوائے موجودہ جائداد روپیہ کے کوئی اور زائد رقم پیدا کروں تو اُس کا دسواں حصہ بھی ہر سال شروع جنوری میں ادا کرتا رہوں گا -

(۵) انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا کہ ان مصارف کے لئے جو میری میت کو قادیان پہنچانے وغیرہ کے لئے خرچ ہوگا اپنی زندگی میں ہی وقتاً فوقتاً انجمن کو سپرد کر دوں گا لیکن بقضائے الٰہی نے مجھے ایسا موقع نہ دیا تو انجمن کو اختیار ہوگا کہ میرے ترکہ سے جس طرح چاہے وصول کر لے اور یہ انجمن کا فرض ہوگا - لہٰذا سرٹیفکیٹ مطلوب ہے -

بقلم خود خاکسار محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بیرون دروازہ دہلی متصل تکیہ شاہ محمد غوث ۲۶ ماہ مارچ ۱۹۰۸ء

گواہ شد
سید تفضل شاہ

گواہ شد
عبد الحق کاتب بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

من مسمی عبد الغفار ولد دیندار قوم افغان ساکن قریہ صاحبزادگان علاقہ خوست ملک افغانستان حال مہاجر در قادیان - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ برضا و رغبت خود امروز و بتاریخ ۱۷ ماہ جولائی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت می کنم و نوشتہ کنم کہ بعد از وفات من بر این وصیت عمل کردہ شود -

(۲) اقرار میکنم کہ بر ہمہ دعاوی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان از صدق دل ایمان دارم و از مریدان و پیروان حضرت مرزا صاحب ہستم -

(۳) اقرار میکنم کہ رسالہ الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود کہ بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع شدہ بود بہ تمام و کمال شنیدہ ام پابند ہدایات مندرجہ رسالہ مذکور ہستم و نیز پابند ہدایات کہ بعد از رسالہ مذکور از جانب حضرت امام یا صدر انجمن احمدیہ جاری شوند ہستم

(۴) دریں وقت در ملک خود قدرے اسباب دارم مثلاً گاؤ وغیرہ لیکن آن قابل ذکر نیست چراکہ او علاقہ افغانستان است و در آنجا قبضہ کردن ہر چیزے یا آوردن چیزے دریں ملک ممکن نیست دیگر خود در قریہ صاحبزادگان ہم از وطن خود مہاجر بودم کہ برائے حصول صحبت حضرت مولوی عبد اللطیف مرحوم باشند ترک وطن کردہ بودم حالا آن وطن ہم ترک شد و در قادیان آمدم حالا در قادیان سکونت اختیار کردہ ام و نزد من ہیچ جائداد نیست الا وصیت میکنم کہ اگر بعد ازیں قبل از مرگ چیزے نزد من جمع شود از ہر قبیل اسباب باشد یا مکان یا نقد سوم حصہ آن ملک انجمن صدر احمدیہ باشد و باقی دو حصہ برائے اولاد و ورثا باشد -

العبد
عبد الغفار بقلم خود

گواہ شد
صاحب نور ولد الہ نور مرحوم کابلی

گواہ شد
احمد نور ولد الہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

گواہ شد
عبد الرحیم قائمقام ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان دار الامان

گواہ شد
عبد الرحیم ولد جیند اسنگہ از قادیان ضلع گورداسپور

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں مسمی سکندر علی مہاجر ولد چودھری ولی داد نمبردار مرحوم قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلان متصل کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور حال وارد موضع بھینی بانگر متصل قادیان دار الامان تحصیل و ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ - اپنی خوشی اور رضامندی سے آج مورخہ ۲۷ محرم ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور آپ کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - میں ان ہدایت کا جو اس

یں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط
اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح
موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی
طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن
مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ شایع ہونگے میں ان تمام کا
اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و
قواعد و شرایط متذکرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں
پابند رہیں گے۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ اراضی موازی
بعہ کنال۔ اور ایک مکان سکونتی بیٹھنے و دو کوٹھڑیاں اور آگے دالان
و صحن ہے جو واقع موضع لکھی کلاں مذکور میں ہے اور جس پر میرا
مالکانہ قبضہ اس وقت ہے اور اس جایداد میں میرا کوئی شریک نہیں
میں آج کی تاریخ سے اس جایداد کے ۱/۳ حصے کے متعلق یہ وصیت
کرتا ہوں کہ اراضی مذکور کی پیداوار کا ۱/۳ حصہ فصل بہ فصل صدر
انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کر دیا کروں گا۔ اور اس وقت بندہ
کی تنخواہ مبلغ للعہ روپیہ ماہوار ہے اس میں سے مبلغ ایک روپیہ ماہوار
کے حساب سے مد چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کے انشاء اللہ تعالیٰ
دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ
جایداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت
کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس جایداد
وصیت کردہ سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضکہ
انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو
میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو میری اس
وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جایداد وصیت
کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن
مذکور رہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی
جایداد (مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ) پیدا کروں یا میرے
مرنے کے بعد کوئی اور جایداد (ماسوا جایداد مذکورہ) میری
متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد اضافہ کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع
دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ
احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو
احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب
ہدایت انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکے ہیں یا آیندہ شایع ہونگی
دار الامان قادیان میں پہنچا وے اور وہاں مجلس کارپرداز
مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری
نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق
جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری
جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا
ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح
قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکورہ کے حوالہ
کر دوں گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا۔
اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی اور رقم اپنی زندگی میں
الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے
کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جایداد جس میں یہ وصیت کردہ
جایداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے
ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری
روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات
کو اہم اور جائز اور ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً
لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جس کا
مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے
تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے
متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔
درست اور قایم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو
مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس
کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں
دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی جگہ دفن کیجا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر (۸) میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن
نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہونگا
یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہونے تھے اس کو بھی وصول
کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ مجلس
کو ہوگا۔

العبد
کمترین سکندر علی مہاجر مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان بقلم خود

گواہ شد
ماجا نمبردار ولد امیر بخش سکنہ بھینی بانگر۔ نشان انگوٹھا بایاں

گواہ شد
مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی نشان انگوٹھا بایاں

گواہ شد
عبد الرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دار الامان
ضلع گورداسپور ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد
محمد حسن دفتری میگزین ضلع گورداسپور قادیان دار الامان
بقلم خود ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ حاجی ولد بوٹا قوم جٹ زمیندار ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل و
ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔

(۱) بقائمی حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے
آج بتاریخ ۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت لکھدیتا ہوں کہ
میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس
قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا

(حاشیہ:) م بھی جو جائیداد ہو۔ اسکا بھی ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد

ہوں - اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں -
(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہے گی -

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے نقد للعہ روپیہ ہے اور ان میں میرا کوئی شریک نہیں - میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے دسویں حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد دسواں حصہ جایداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہے کہ میرے بعد مرنے کے میری بقیہ جایداد سے اس کو الگ کر لے یا اگر نہ کرے تو اس سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضکہ انجمن مذکور کا سب طرح سے اختیار ہے چاہے تو وہ دسواں حصہ الگ کرے چاہے تو شامل رکھ کر مفاد اُٹھایا کرے انجمن میرے دسویں حصہ کی مالک ہے میرے کسی وارث کو خواہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری جایداد کے دسویں حصہ کے متعلق کوئی تعلق نہیں اگر میرا روپیہ آیندہ بڑھ جائے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -
(۵) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جایداد علاوہ اسکے پیدا کروں یا میرے بعد مرنے کے میری اور کوئی جایداد متروکہ ثابت ہو تو اس جایداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا ذکر بیچ فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں لکھا ہے میں ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا -
(۶) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اپنی تمام آمدنی کا دسواں حصہ علاوہ اس چندہ کے جو لنگرخانہ امام زمان کے بھیجتا ہوں انجمن احمدیہ کے پاس بھیجتا رہوں گا -
(۷) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی ہی جماعت پڑھے اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں یا کسی اور جگہ دفن ہوں ہر چند میری یہ وصیت قایم رہے گی -

العبد

حاجی ولد لوٹا قوم جٹ احمدی عمر للعہ برس ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

ضمن ۵ کی مکرر اقرار ہے کہ میری اراضی تعدادی للعہ کنال واقعہ موضع مذکور ملکیت میری بلا شراکت غیرے ہے جو اسوقت عوض ماعہ روپیہ رہن ہے بوقت انفکاک کے اُس کا بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ شامل وصیت ہذا ہوگا اور میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان دسواں حصہ اراضی مذکور کی مالک تصور ہوگی تحریر سنہ الیہ

العبد

حاجی ولد بوٹا قوم راجپوت احمدی سکنہ کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد

اسماعیل احمدی ساکن پہاڑی تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد

غلام حسین ولد غلام احمد تحصیل و ضلع سیالکوٹ سکنہ کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد

فوجدار نمبردار احمدی سکنہ کوٹلی ہرنرائن بقلم خود

وصیّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ مسمی فضل محمد احمدی ولد مہندی قوم کمہار سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور -
(۱) بقایمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بروز ۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -
(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں -
(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اون ہدایات کا جو اُس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ شایع ہوں گے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے -
(۴) میں اس وقت دوکان پنساری اور بزازی وغیرہ کی کرتا ہوں - اور جو مال اس وقت اُس میں (یعنے دوکان میں) موجود ہے اُس کی قیمت قریباً مبلغ تین سو روپیہ ہے - اور اس مال میں میرا کوئی شریک نہیں ہے - میں آج کی تاریخ سے اُس مال کی نسبت جس کی قیمت مبلغ تین سو روپیہ ہے میں اُس کے دسویں حصہ (یعنے ۱/۱۰) کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اُس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن ہذا کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اُس جایداد سے جو اوپر تحریر شدہ ہے اپنے ۱/۱۰ حصے کو الگ کر کے فروخت یا اُس کی قیمت وصول کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو خواہ غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں ہوگا - اگر میری وصیت کردہ جایداد آیندہ بڑھ جاوے تو اُس کی مالک بھی انجمن ہوگی -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی اور جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے۔ اور میں ترقی جائداد کی نسبت انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور جہاں تک ہوسکے میری نعش کو دارالامان قادیان شریف میں پہنچانے اور مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے اور مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کی خدمت میں بڑے ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے بڑی مہربانی سے رحم فرما کر میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں ہی دفن کیا جاوے۔ یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۶ء لہذا یہ وصیت تحریر کر دیتا ہوں کہ سند ہووے۔

العبد

فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

نور محمد ولد کریم بخش قوم ارائیں ساکن موضع ہرسیاں بقلم خود

گواہ شد

جمال الدین ولد محمد صدیق ساکن سیکھواں احمدی بقلم خود

گواہ شد

امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود

وصیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ مسماۃ جہاں بی بی زوجہ میاں نور قوم سید زادی ساکن علاقہ کابل مقیم قادیان۔

میں صحیح ہوش و حواس کے ساتھ اقرار کرتی ہوں کہ میرا مال جو کہ منقولہ اور غیر منقولہ ہے۔ میری وفات کے بعد اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واسطے اشاعت اسلام کے دیا جاوے۔ اس میں کسی وارث کا کوئی دخل نہ ہوگا یہ دسواں حصہ انجمن کا مال ہوگا۔ یہ چند حروف بطور وصیت نامہ اس واسطے لکھتی ہوں کہ سند رہے اور وقت پر کام آویں المرقوم ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عبد الرحیم بقلم خود

گواہ شد

حکیم محمد زمان بقلم خود

گواہ شد

ناصر نواب بقلم خود

گواہ شد

احمد نور بقلم خود

گواہ شد

عبد الرحیم سکول ماسٹر بقلم خود

وصیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ مسماۃ نعمت بی بی زوجہ صاحب نور قوم سید افغان ساکن علاقہ کابل الحال مقیم قادیان بنت سید احمد۔ ہوش حواس صحیح بطور وصیت کے یہ لکھتی ہوں کہ میرے مال اور جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اغراض اشاعت اسلام دیا جاوے اس دسویں حصہ میں میرے ورثا کا کوئی حق نہ ہوگا کہ وہ دست اندازی کریں۔ یہ چند حروف بطور وصیت نامہ لکھ دیتی ہوں۔ کہ سند رہیں اور وقت پر کام آویں۔ المرقوم ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

العبد

مسماۃ نعمت بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد

ناصر نواب بقلم خود

گواہ شد

حکیم محمد زمان بقلم خود ملازم نواب محمد علی خان صاحب

گواہ شد

احمد نور کابلی بقلم خود

گواہ شد

عبد الرحیم سکول ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان بقلم خود

وصیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں غلام فاطمہ زوجہ ماسٹر عبد الرحمٰن بنت خلیفہ نور الدین سوداگر قوم پٹھان۔ یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد میں سے ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ کی شاخ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان قادیان کو دیا جاوے۔ اگر اللہ اور نئی جائداد مجھے دیوے تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ میری جائداد اور زیور حسب ذیل ہیں۔

والیاں طلائی	قینچی	چوڑیاں نقری ۲ عدد	لونگ و کیکر	بالکاں ۲ عدد
عـ	عـ	۵	۵	عـ ۱۰

بندو ۲ عدد ۵

العبد

غلام فاطمہ بقلم خود مورخہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

گواہ شد

شیخ محمد اسمعیل سرساوی عفی اللہ عنہ مدرس تعلیم الاسلام سکول قادیان

گواہ شد

مرزا غلام اللہ احمدی قادیان

گواہ شد

ماسٹر عبد الرحمٰن عفی اللہ عنہ